جنتی بندے اپنا دل بغض وحسد سے پاک رکھتے ہیں اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کردیتے ہیں

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ، الْعَفُوِّ الْقَدِيرِ، دَعَانَا إِلَى الْعَفْوِ فِي كِتَابِهِ الْكَرِيمِ، وَوَعَدَنَا عَلَيْهِ الْأَجْرَ الْعَظِيمَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَكْثَرُ النَّاسِ عَفْوًا، وَأَعْظَمُهُمْ حِلْمًا وَصَفْحًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ**)[١].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «**يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ**». ابھی تمھارے سامنے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا، چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں ایک انصاری صحابی مجلس میں تشریف لائے۔ اگلے دن آپ ﷺ نے پھر یہی بات ارشاد فرمائی تو پھر وہی صاحب تشریف لائے

(١) البقرة : ٢٨١.

۔تیسرے دن بھی یہی معاملہ ہوا۔جب مجلس برخاست ہوگئی اور آپ ﷺ مجلس سے چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن عَمْرو بن الْعَاص اُن صاحب کے پیچھے چل پڑے، اور اُن سے درخواست کی کہ مجھے اپنے یہاں تین رات قیام کی اجازت دیدیں: اُنہوں نے بخوشی اجازت دیدی جب تینوں راتیں گذر گئیں تو حضرت عبداللہ بن عَمْرو نے اُن صاحب سے کہا:"اے اللہ کے نیک بندے! میں نے نبیٔ کریم ﷺ کو تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمھارے سامنے ایک جنتی آدمی آنے والا ہے۔اور تینوں بار آپ ہی آئے۔اِس پر میں نے سوچا کہ میں آپ کے یہاں رات گذاروں تاکہ میں دیکھ سکوں کہ آپ کا خاص عمل کیا ہے؟ پھر اس عمل کی پیروی کروں۔لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا کام اور کوئی خاص عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو اب آپ ہی بتادیں کہ آپ کا وہ کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس اعلی درجے کو پہنچ گئے جس کی رسول اللہ نے آپ کو بشارت دی ہے؟ تو اُس جنتی صحابی یعنی حضرت سَعْد بن اَبِی وَقَّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو جواب دیا کہ: میرے اعمال تو وہی ہیں جو آپ نے دیکھے، البتہ ایک بات ضرور ہے کہ "میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کھوٹ اور کینہ نہیں رکھتا بلکہ میرا دل ہر مسلمان کی طرف سے بالکل صاف اور بے غبار ہے۔اور اگر اللہ نے کسی بندے کو کوئی خاص نعمت عطا فرمارکھی ہو تو میں اِس نعمت پر اُس شخص سے قطعًا حسد نہیں کرتا[1] غور

(١) أحمد : ١٣٠٣٤.

فرمائیے کہ سیدنا سَعدُ بن اَبی وقَّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ عظیم بشارت اس لئے ملی کہ انہوں نے کسی سے بغض وحسد نہیں کیا اور اپنے دل میں کسی کی عداوت کو نہیں رکھا بلکہ سب کو معاف کردیا اور درگُذر کا مُعاملہ کیا اور وسیع القلبی سے کام لیا ایسا بندہ سکون وچین کی نیند سوتا ہے جبکہ اس کا دل مطمئن اور اس کا نفس پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ خوشحال اور خوش وخرم رہتا ہے حضرت امام شافِعی علیہ الرحمۃ نے اس مضمون کو بڑے ہی عمدہ شعر میں ادا کیا ہے

لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ أَحْقِدْ عَلَى أَحَدٍ أَرَحْتُ نَفْسِيَ مِنْ هَمِّ الْعَدَاوَاتِ[1]:

جب میں نے (سب کو) معاف کردیا اور کسی سے بغض وعداوت نہیں رکھا تو در حقیقت میں نے اپنے نفس کو عداوت اور دشمنی کے رنج وغم سے راحت دیدی

بغض وکینہ اور حسد سے اپنے دلوں کو صاف رکھنے والو! بلاشبہ بغض وحسد سے دلوں کو پاک رکھنا اور عَفو ودرگُذر سے کام لینا ایک پاکیزہ خصلت ہے یہ خصلت آدمی کے دل کو سکون عطا کرتی ہے اور اس کو غم وتکلیف سے نَجات دیتی ہے یہ وہ پاکیزہ انسانی خصلت اور خالص اخلاقی خوشبو ہے جس کو تمام سابقہ آسمانی شریعت ورسالت نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے[2] اور ہمارے دینِ حنیف نے خاص طور پر جس کی تاکید کی ہے بلاشبہ دینِ اسلام اَخلاق واَقدار کا دین ہے اسلام نے اخلاق کی درستگی پر بہت توجہ دی ہے اور اس کے سنوارنے کا بے انتہا اہتمام کیا ہے یقیناً بغض وحسد سے

---

(١) ديوان الشافعي : ١/ ٤٨ .
(٢) متفق عليه.

دل کی صفائی کی بہت بڑی شان ہے اور معافی اور درگُذر کا بہت عظیم مقام ہے اسی اعلی صفت کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابی کو جنت کی بشارت دیدی جبکہ وہ ابھی باحیات تھے اور دنیا میں لوگوں کے درمیان چل پھر رہے تھے کیونکہ انہوں نے اپنے رب کی اطاعت اور اپنے خالق کا قرب حاصل کرنے کے جذبے سے اپنے باطن کو پاکیزہ بنالیا تھا اور عَفْو ودرگُذر کی خصلت کو اختیار کرلیا تھا بلاشبہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے اور بندوں کو اس کا تاکیدی حکم فرماتا ہے چنانچہ خدائے عزّوجلّ نے اپنے نبی محمد عربی ﷺ سے فرمایا :(خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ)(١). اے محبوب! آپ درگُذر کا رویہ اپنائیے اور (لوگوں کو) بھلائی کا حکم دیتے رہئیے اور جاہلوں کی طرف دھیان نہ دیجئیے نبی رحمۃٌ لِلعٰلمِین ﷺ نے اعلی اخلاق کو انتہائی افضل بہت ہی عمدہ اور بالکل کامل اور مکمل طریقے پر اختیار فرمایا پس مُعافی اور وسیع القلبی آپ کی صفت آپ کی خصلت آپ کی فطرت اور آپ کی سنت تھی آپ ﷺ تو اخلاق حسنہ کے پیکر تھے چنانچہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جب رحمت عالم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرمادیتے اور درگُذر فرمادیتے تھے(٢) اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام کو بھی

---

(١) الأعراف : ١٩٩.
(٢) الترمذي : ٢٠١٦، ابن حبان : ٦٤٤٣، واللفظ له .

معافی اور درگُذر کی ترغیب دی ایک بار آنحضرت ﷺ نے حضرت عُقْبَہ بن عامِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: «يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ، صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ»[1]. اے عُقْبَہ بن عامِر، جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو اور جو تم کو محروم کرے تم اس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو مُعاف کر دو

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے مُعافی اور درگُذر کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ)[2]. سو آپ ان کو مُعاف کر دیجئیے اور ان سے درگُذر کیجئیے بلا شبہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، پس اللہ تعالیٰ مُعاف کرنے والوں اور احسان کرنے والوں کو ان کے قلوب کی پاکیزگی ان کے اندرون کی سلامتی اور ان کے ظاہر و باطن کی صفائی کی برکت سے محبوب رکھتا ہے اور ان کے عَفْو و درگُذر اور ان کے احسان کے باعث ان کو اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور جس طرح وہ دوسروں کو مُعاف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی مُعاف فرما دیتا ہے[3] خدائے عَزَّ وَجَلَّ کا ارشاد ہے: (إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا)[4]. اگر تم کوئی نیک کام ظاہر طور پر کرو یا اسکو پوشیدہ طور پر کرو یا کسی برائی کو معاف کر دو تو اللہ تعالیٰ بڑا معاف فرمانے والا پوری قدرت والا ہے

---

(١) أحمد : ١٧٤٥٢.
(٢) آل عمران : ١٣ .
(٣) تفسير القرطبي : (٤/٢٠٨).
(٤) النساء : ١٤٩ .

:یعنی اگر تم نے اوروں کو معاف کر دیا تو اللہ تعالی تم لوگوں کو بھی معاف کردے گا[1]. اور تم کو اس پر اجر عظیم عطا فرمائے گا ایک دوسری آیت میں باری تعالی کا ارشاد ہے: (فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ)[2]. جو شخص مُعاف کرے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے، پس جب قیامت کا دن آئے گا تو دنیا میں لوگوں کو مُعاف کرنے والے حضرات اپنی مُعافی کا ثواب حاصل کرنے کے لئے کھڑے ہوں گے ایسی حالت میں لوگ انہیں دیکھیں گے اور اللہ تعالی ان کو جو بہترین عطیہ اور عمدہ اجر عطا فرمائے گا لوگ اس پر رشک کریں گے کتنی قابل رشک ہے ان لوگوں کی کامیابی جنہوں نے لوگوں کو مُعاف کردیا اور درگُذر سے کام لیا اور اپنے دل میں کچھ بھی کینہ نہیں رکھا اور کیا ہی خوب ہے ان لوگوں کی سعادت مندی جنہوں نے مُعافی دیدی اور مُسامَحَت سے کام لیا پس اپنے دل میں بالکل بھی بُغض نہیں رکھا

عفْو ودرگُذر کو پسند کرنے والو! یقیناً مُعافی کا میدان اور درگُذر کا دائرہ زندگی کے تمام شعبوں کو شامل ہے پس کیا ہی خوب ہو کہ ہم اپنی اجتماعی اور گھریلو زندگی کے تمام معاملات اور افعال میں مُعافی کی خصلت اپنائیں پس میاں بیوی میں سے ہر ایک ان غلطیوں اور لغزشوں کو مُعاف کردے جو دوسرے سے واقع اور سرزد ہوں اور ایک

---

(١) تفسير القرطبي : (٤/٦).
(٢) الشورى : ٤٠ .

دوسرے کی طرف سے اپنا دل پاک وصاف رکھے تاکہ مُعافی ان کے گھر کے آسمان پر رحمت ومودت اور سکون ومحبت کے بادلوں کے ساتھ سایہ فگن رہے اور دونوں کو اپنی اولاد کی سعادت مندی اپنی فیملی کی پائیداری اور اپنی ازدواجی زندگی کی کامیابی حاصل ہو باری تعالیٰ نے شوہروں اور بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا (وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ)[1]. اور تم لوگوں کا معاف کردینا تقوی سے زیادہ قریب ہے اور آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت اختیار کرو سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں تقوی سے زیادہ قریب وہ ہے جو زیادہ معاف کردینے والا ہے[2] عَفو ودرگُذر کی ایک بہترین صورت وہ ہے جو بھائیوں اور عزیز واقارب کے درمیان پیش آتی ہے کتنی ہی بار ایسا ہوا ہے کہ دو بھائیوں کے بیچ دشمنی اور عداوت بہت طویل ہوگئی دونوں میں سے ہر ایک یہی سمجھ رہا تھا دوسرا غلطی پر ہے اور وہ خود حق پر ہے پھر اچانک ان میں سے ایک نے مُعافی کی طرف سبقت کی اور اس کا بھائی بھی اس کے ساتھ محبت اور معافی سے پیش آیا اور بھائی کی محبت میں نیز صلہ رحمی کے جذبے سے وہ اپنے حق سے دستبردار ہوگیا اس طرح دونوں کی محبت پختہ ہوگئی ایسی جذباتی کیفیت اس وقت پیش آتی ہے جب معافی اور وسیع القلبی دلوں سے عداوت کو ختم

---

(١) البقرة : ٢٣٧.

(٢) تفسير ابن كثير : (٦٤٤/١).

کردیتی ہے پس دلوں سے خالص محبت اور سچی الفت کے چشمے پھوٹتے ہیں بلاشبہ عَفُو ومغفرت والے ہمارے رب نے بالکل حق اور سچ فرمایا ہے:(ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ)(١). آپ نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دیا کیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی جگری اور گرمجوش دوست ہوتا ہے بہرحال عَفُو ودرگُذر کی صورتوں کا دائرہ بہت وسیع ہے جو خویش واقارب پڑوسیوں دوستوں کام کے رفیقوں اور درسی ساتھیوں کو شامل ہے حتی کہ زندگی کے ہر شعبے کے تمام افراد کو اور تعلقات کی ہر سطح کو شامل ہے یااللہ یاکریم! ہم کو عَفُو ودرگُذر کرنے والے بندوں میں شامل فرمادے اور ہمارے دلوں میں مومنین کے تئیں کینہ نہ ہونے دے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے ***فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(٢).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) فصلت : ٣٤ .
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَحْمَدُهُ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ الَّتِي لَا تُحْصَى عَدَدًا، وَلَا تَنْقَضِي أَبَدًا، لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیزدوستو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے احسان وکرم والے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا: (وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ)[1]. اور جو غصہ کو ضبط کرنیوالے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنیوالے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے، یعنی جب غیظ وغضب ان کے اندر جوش مارتا ہے تو وہ اس کو ظاہر نہیں ہونے دیتے بلکہ اس کو چُھپا لیتے ہیں اور ضبط کر جاتے ہیں اور جس نے ان کے ساتھ برائی کی ہے اس کو مُعاف کردیتے ہیں[2] اس طرح وہ خدائے عَزَّوَجَلَّ کی محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرلیتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی قدر ومنزلت بڑھادیتا ہے[3] اور ان کی عزت واحترام میں اضافہ کردیتا ہے

---

(١) آل عمران : ١٣٤ .
(٢) تفسير ابن كثير : (١١٩/٢) و (١٢٢/٢) .
(٣) تفسير ابن كثير : (١١٩/٢) و (١٢٢/٢) .

رسول رحمت ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:«مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا»[1]. عفو ودرگُذر کردینے سے اللہ تعالی بندے کی عزت ہی میں اضافہ کرتا ہے لٰہذا ہم سب کو چاہیے کہ ہم مُعافی تلافی کو اپنی زندگی کی خاص پہچان بنالیں اور ہم میں سے کوئی بھی اپنی رات نہ گذارے مگر اس حالت میں کہ وہ اوروں کو معاف کرچکا ہو اور اپنے ساتھ برائی کرنے والے ہر شخص سے درگُذر کرچکا ہو اور اپنے باطن اور اپنے دل کو پاک وصاف کرچکا ہو تاکہ اس کا عمل بھی ان جلیل القدر صحابي کی طرح ہوجائے جن کو نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت دی تھی پھر اس خوبي اور نیکی کو اپنے بچوں اور بچیوں کے اخلاق وکردار میں بھی پختہ کرنا چاہئے کیونکہ اللہ کے نزدیک اس کا بہت بڑا اجر ہے اور اس کا ثواب نعمتوں والی جنت ہے، آخر میں دعا ہے کہ اِلٰہ العٰلمِین ہمارے دلوں کو بغض و کینہ اور حسد جلن سے پاک کردے اور ہم کو اپنی رحمت وعنایت سے نوازدے * هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[2]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) مسلم : ٢٥٨٨ .
(٢) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، وَيَا أَكْرَمَ مَنْ عَفَا، وَأَعْظَمَ مَنْ غَفَرَ؛ نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.** اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدَّعَوَاتِ، يَا رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ، اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا، وَعَافِنَا فِي أَبْدَانِنَا، وَأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا، وَبَارِكْ فِي أَهْلِينَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَفِي كُلِّ مَا رَزَقْتَنَا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.